پھر آپ نے یہ سورۃ پڑھی (ابن جریر)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ ذکر فرماتے رہتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی، سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ (ابن جریر، مسند احمد، ابن ابی حاتم)۔

ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ اِس سورت کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخرت کے لیے محنت و ریاضت کرنے میں اِس قدر شدت کے ساتھ مشغول ہو گئے جتنے اس سے پہلے کبھی نہ ہوئے تھے (نسائی، طبرانی، ابن ابی حاتم، ابن مَردُویہ)

تصحیح اغلاط

تفہیم القرآن جلد سوم میں حسبِ ذیل مقامات کی اصلاح کر لی جائے:

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۴	بِھنک	بِھنک
۹۲	۷	ہمیشہ میرے	ہمیشہ ہمارے
۳۴۶	۳-۴	پھر آپ نے وہ لفظ استعمال کیا جو عربی زبان میں خاص فعلِ مباشرت کے لیے بولا جاتا ہے اور یہ فحش لفظ	پھر آپ نے وہ لفظ استعمال کیا جو عربی زبان میں صریحاً فعلِ مباشرت ہی کے لیے بولا جاتا ہے اور فحش سمجھا جاتا ہے ایسا لفظ
۴۲۷	۸-۹	جس روز تم اس کی طرف پلٹو گے وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کچھ کر کے آتے ہو	جس روز لوگ اُس کی طرف پلٹیں گے وہ انہیں بتا دے گا کہ وہ کیا کچھ کر کے آتے ہیں۔

تفہیم القرآن جلد پنجم میں حسبِ ذیل مقام کی اصلاح کر لی جائے:

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۹	۱۳-۱۴	حضرت عمرؓ مدتوں اس پر نوافل اور صدقات ادا کرتے رہے تاکہ اللہ تعالیٰ اس گستاخی کو معاف فرما دے جو اُس روز اُن سے شانِ رسالت میں ہو گئی تھی۔	حضرت عُمرؓ مدتوں اُس گفتگو پر نادم رہے جو اُنہوں نے اُس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی اور صدقات و نوافل ادا کرتے رہے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دے۔